فیصلہ مرزا

تالیف

فاتح قادیان شیخ الاسلام ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم و نظرثانی: عبید اللہ لطیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ مرزا

تالیف

شیخ الاسلام ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

تقدیم و نظر ثانی:

عبید اللہ لطیف

ناشر خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

0313-6265209 0304-6265209

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	تقدیم	3
2	دیباچہ	14
3	دعاوی مرزا	17
4	حضرت نوح علیہ السلام اور مرزا قادیاں	25
5	اعذار اتباع مرزا	28
6	ناکامی مرزا	37
7	ضمیمہ	40

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

فتنہ قادیانیت کے خلاف یوں تو بہت سارے علماء نے کام کیا لیکن جو کام سرخیل اہل حدیث حافظ محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ اور فاتح قادیان ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے کیا اس کی نظیر ملنا محال ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ 1868ء میں پیدا ہوئے۔ کم عمری میں ہی شفقت پدری سے محروم ہونا پڑا ابھی چودہ برس کے ہوئے تھے کہ والدہ محترمہ بھی داغ مفارقت دے گئیں یوں مکمل طور پر اپنے بڑے بھائی کی کفالت میں آ گئے۔ بڑے بھائی نے مالی پریشانیوں کے سبب رفوگری کے کام پر لگا دیا۔

مولانا عبدالمجید سویدروی رحمہ اللہ اپنی کتاب ''سیرت ثنائی'' میں لکھتے ہیں کہ:

''ایک روز آپ کسی دکان پر کام کر رہے تھے کہ ایک عالم بڑا سا چغہ آپ کے پاس رفو کرانے لایا: آپ نے حسب وعدہ اس کو رفو کر دیا جب عالم نے آپ کا کام دیکھا تو بہت تعریف کی۔ اسی اثناء میں کچھ مذہبی باتیں چھڑ گئیں۔ مولانا نے چند سوالوں کا بہت معقول جواب دیا! عالم نے دریافت کیا!

میاں! کہاں تک تعلیم پائی ہے؟

مولانا کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ فرمایا: میں پڑھا لکھا نہیں ہوں والدین فوت ہو چکے ہیں نہ کوئی پڑھانے والا نہ کوئی کما کر دینے والا، رفوگری سے جو چار پیسے کماتا ہوں اس سے بمشکل گزران ہوتی ہے عالم نے آپ کو مشورہ دیا کہ:

تم ضرور پڑھنے کی کوشش کرو تمہارا دماغ سلجھا ہوا ہے اس میں حصول علم کی اچھی خاصی صلاحیت موجود ہے نہ پڑھو گے تو اپنے نفس پر بڑا ظلم کرو گے۔

عالم تو یہ کہہ کر چلا گیا مگر مولانا پر اس کی نصیحت نے بجلی کا سا اثر کیا اور آپ میں حصول تعلیم کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ ان کا جی چاہتا تھا کہ تمام کتابیں گھوٹ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پی جاؤں اور تمام علوم وفنون کا شناور بن جاؤں چنانچہ چودہ سال کی عمر میں جبکہ والدہ ماجدہ کی فرقت کا ابھی تازہ تازہ زخم لگا تھا۔ ادھر ادھر سے فارسی کی چند ابتدائی کتب پڑھیں۔ اور اس طرح آپ اپنی تعلیم کا آغاز کر کے مولانا احمد اللہ صاحب امرتسری کی خدمت میں پہنچے ان سے شرح جامی اور قطبی تک کتابیں پڑھ ڈالیں۔ کمال یہ تھا کہ آپ دماغی محنت کے ساتھ ساتھ دستی مشقت بھی کرتے تھے۔ اس سے مولانا کی ہمت وکاوش کا پتہ چلتا ہے کہ آپ کس قدر محنتی اور جفاکش تھے اور کس تکلیف اور جانسوزی سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔

(سیرت ثنائی از مولانا عبدالمجید سوہدروی صفحہ 109 تا 107)

قارئین کرام! مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا احمد اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ مولانا غلام رسول قاسمی، مولانا احمد حسن کانپوری اور حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہم اللہ اجمعین سے علم حاصل کیا اور 1902ء میں آپ نے جامعہ پنجاب سے مولوی فاضل کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ انتہائی ذہین وفطین تھے۔ آپ ایک عظیم مبلغ ہی نہیں ایک بہترین ادیب اور مایہ ناز مناظر بھی تھے۔ مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے لڑکپن کا ایک واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"امرتسر کے ہال میں بازار میں ایک دفعہ پادری جمیز تقریر کر رہا تھا۔ اس کے لیکچر کا لب لباب یہی تھا کہ مسیح علیہ السلام خدا کے فرزند ہیں اور ابن اللہیت کے تمام اوصاف ان میں پائے جاتے ہیں سینکڑوں مسلمانوں کا ہجوم جن میں اچھے اچھے عالم بھی موجود تھے۔ اس تقریر کو خاموشی سے سن رہا تھا۔ اور کسی کی جرأت نہ پڑتی تھی کہ پادری کی ان خرافات پر کوئی اعتراض ہی کرے یا سوال وجواب کا سلسلہ قائم کرے مولانا کی عمر اس وقت بمشکل پندرہ، سولہ سال کی تھی اور آپ بھی اس مجمع میں موجود تھے جب آپ نے دیکھا کہ کوئی خدا کا بندہ میدان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں نکلتا تو آپ مسکراتے ہوئے آگے بڑھے، پادری کے قریب گئے، اس کو سلام کیا اور فرمایا: میں ایک بات پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ پادری نے پہلے تو آپ کی کم سنی پر نگاہ ڈالی پھر ذرا تامل کے بعد کہا:

”پوچھ میاں کیا پوچھتے ہو؟ ہم تو اسی لیے کھڑے ہیں کہ کوئی شخص ہدایت پر آجائے۔“

مولانا نے فرمایا: پادری صاحب! یہ جو آپ بار بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہہ رہے ہیں اور اس کو اللہ کی ابنیت میں دے رہے ہیں میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ خدا کی شادی کب ہوئی؟ کہاں ہوئی؟ اس کی بیوی کا کیا نام ہے؟ یہ بیٹا خدا نے خود جنا یا اس کی زوجہ نے جنا؟

آپ کے اس سوال سے نہ صرف حاضرین پر سناٹا چھا گیا بلکہ پادری دم بخود رہ گیا اس نے پہلے تو آپ کو حیرت و استعجاب سے دیکھا پھر کچھ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارے لیکن جواب دینے کی کوئی شدھ بدھ نہ رہی۔ نہ کوئی دلیل سمجھ میں آئی نہ کوئی ثبوت نظر آیا۔

مولانا نے جب اسے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے دیکھا تو فرمایا: پادری جی کیوں خدا کو اور اس کے بھیجے ہوئے سچے رسول (مسیح علیہ السلام) کو بے عزت کر رہے ہو؟ آپ نے عیسیٰ نبی کو خدا کا بیٹا بنا کر رسوا کر دیا اور اس کا مرتبہ گھٹا دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے نہ تو آپ کا خدا تعالیٰ اور اس کی ہستی پر ایمان ہے نہ آپ اپنے پیغمبر مسیح علیہ السلام کی نبوت و رسالت پر کامل یقین رکھتے ہیں اور اسی لیے آپ تین تین خداؤں کی پوجا کر رہے ہیں مگر افسوس کہ آپ اب تک ایک خدا کو بھی نہیں پاسکے پادری جی آپ دوسروں کو ہدایت کی راہ پر کیا لائیں گے؟ آپ تو خود صحیح راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور گمراہی کی طرف جا رہے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سنیے پادری صاحب! ہمارا خدا اور ہمارے خدا کا رسول ہمیں ایک اور صرف ایک تعلیم دیتا ہے اور وہ ہے توحید۔ یہی اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے۔

اور اسی پر ہمارا دین متین کی عرش پیما عمارت کھڑی کی گئی ہے اس نے صاف لفظوں میں کہہ دیا ہے:

﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ٥ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ ﴾

''اے رسول لوگوں سے کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ ایک اور صرف ایک ہے وہ ہر قسم کے شرک سے بے نیاز ہے نہ اس کو کسی نے جنا نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ اس کی کوئی کفو اور خاندان ہے۔''

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی صحیح اور حقیقی تعریف جو اسلام نے بتائی ہے۔ لیکن آپ کا مذہب خدا کی وحدت، مسیح کی رسالت اور ان دونوں کی عزت کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہے جو اس کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ عیسائیت نہ تو خدا پر کامل ایمان رکھتی ہے نہ مسیح پر پورا یقین رکھتی ہے اور نہ ان دونوں کے مدارج و مراتب کو جانتی و پہچانتی ہے۔

مولانا کی یہ مختصر تقریر سن کر پادری کا منہ ماتھا عرق ندامت سے تر ہو گیا اور وہ پسینہ پونچھتا ہوا اپنا بستہ اٹھا کر بھاگ گیا لیکن مسلمانوں نے فرط مسرت سے آپ کو گلے لگایا تھپکیاں دیں۔ مرحبا کہا اور آپ کی جرأت و جسارت کی بے انتہا تعریف کی۔''

(سیرت ثنائی از مولانا عبدالمجید سوہدروی، صفحہ 114 تا 111)

محترم قارئین! مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ حقیقت میں وفا کے پیکر تھے جب بھی کسی باطل مذہب والوں نے مسلمانوں کو للکارا مولانا سینہ تان کر میدان میں کھڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے اور دلائل سے ان کا رد کیا یہاں تک کہ جب سوامی دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں دین اسلام وقرآن پاک پر اعتراضات کی بوچھاڑ کر دی تو وفا کے اس پیکر نے ''حق پرکاش'' نامی کتاب لکھ کر اس کا مدلل ومسکت جواب دیا۔ جب پنڈت چموپتی رائے نے بدنام زمانہ توہین رسالت پر مبنی کتاب ''رنگیلا رسول'' لکھی تو ایک طرف غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے ناشر راجپال کو واصل جہنم کیا تو دوسری طرف مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے ''مقدس رسول ﷺ'' لکھ کر اس کا علمی اور مدلل جواب دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب 91-1890 میں دعویٰ مسیحیت کیا تو اس وقت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ابھی زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے تھے لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی نے ۱۸۹۶ء میں جب اپنی کتاب ''انجام آتھم'' میں عالم اسلام کے سو سے زائد علماء، شیوخ و سجادہ نشینوں کو دعوت مباہلہ دی تو گیارہویں نمبر پر مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا نام تھا۔

مولانا امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے دعوت مباہلہ کی خبر پا کر اسی وقت آمادگی پر مبنی خط مرزا قادیانی کو لکھا جس کا ذکر خود مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 کے صفحہ 304 پر کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود مرزا قادیانی مباہلے پر آمادہ نہیں ہوا۔ اور راہ فرار اختیار کی۔

امرتسر کے ایک قصبہ مد میں چند مسلمان مرتد ہو کر قادیانی بن گئے تو وہاں پر باقاعدہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین مباحثہ طے پایا جس میں قادیانیوں کی طرف سے مناظر مولوی سرور شاہ اور مسلمانوں کی طرف مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ اس مباحثے میں قادیانیوں کو عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ تب مرزا قادیانی ایک کتاب بنام ''اعجاز احمدی'' لکھی اور اس میں لکھا کہ:

> ''مولوی ثناء اللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں اس لیے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تحقیق کے لیے قادیان میں آئیں اور تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کریں اور ہم قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ ہر ایک پیشگوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہو ایک ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے۔ اور کل پیشگوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔"

(اعجاز احمدی مندرجہ روحانی خزائن، جلد 19، ص 132،131)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے مزید لکھا کہ:

"واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔

۱۔ وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لیے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشگوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لیے موت ہوگی۔

۲۔ اگر اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔

۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر قرآن کی روسیاہی ثابت ہوگی۔"

(اعجازی احمدی مندرجہ روحانی خزائن، جلد 19، 148)

قارئین کرام! جب مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی کی دعوت پر پیشگوئیوں کی پڑتال کے لیے قادیان پہنچے تو موصوف حجرے سے ہی باہر نہ نکلے۔ اور ذلیل و رسوا ہوئے۔

محترم قارئین! مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کے علمی محاسبے سے تنگ آ کر مرزا قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق 15 اپریل 1907ء کو یکطرفہ طور پر ایک دعائیہ اشتہار بعنوان ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' شائع کیا جس میں لکھا کہ:

''''بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہوجاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔۔۔۔ اور میں خدا سے دعا کرتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر چہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 578,579 ایڈیشن 1989)

قارئین کرام! اس دعائیہ اشتہار کی اشاعت کے ایک سال اور اکتالیس دن بعد 26 مئی 1908ء کو مرزا قادیانی خود ہیضے کی بیماری سے ہلاک ہوا۔ مرزا قادیانی کی موت کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد جسے قادیانی قمر الانبیاء کے لقب سے پکارتے ہیں اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے کہ:

"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی۔ لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا۔ میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا تم اب سو جاؤ میں نے کہا نہیں میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت ہو گیا تھا اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔"

(سیرت المہدی جلد اول ص 11، 10 جدید ایڈیشن)

قارئین کرام! قادیانیوں کی کتاب "حیات ناصر" کے صفحہ نمبر 14 پر مذکور ہے کہ مرزا قادیانی کے آخری الفاظ بھی یہ تھے کہ:

"میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا۔"

لیکن قادیانی وہ بدقسمت قوم ہے جو اتنے واضح خدائی فیصلے کو قبول کر کے ہدایت پانے کی بجائے نت نئی تاویلیں گھڑتے رہتے ہیں اور اس خدائی فیصلہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے زیر نظر کتاب "فیصلہ مرزا" میں ان قادیانی تاویلات کا مدلل و مسکت جواب دیا ہے، اور بندہ ناچیز نے تمام حوالہ جات اصل کتاب سے دیکھ کر نئے ایڈیشنز کے مطابق لگائے ہیں اس لیے اس کتابچے کا ہر مسلمان کو مطالعہ کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہیے تاکہ لوگوں تک اصل حقائق پہنچ سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! یہاں پر یہ بھی واضح کرنا چاہوں گا اس ''آخری فیصلہ اشتہار'' کو قادیانی عموماً مباہلہ قرار دیتے ہیں اور ہمارے اکثر لاعلم مسلمان بھی یہی کہتے نظر آتے ہیں کہ مرزا قادیانی مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے ساتھ مباہلے کی موت مرا حالانکہ یہ بات قطعاً درست نہیں کیونکہ مرزا قادیانی مولانا امرتسری رحمہ اللہ کے مقابلے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک نہیں ہوا بلکہ اپنی یکطرفہ دعا کی قبولیت کے نتیجے میں ہلاک ہوا ہے، مرزا قادیانی کا زندگی میں صرف ایک ہی شخصیت کے ساتھ مباہلہ ہوا تھا اور وہ شخصیت صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ تھے اور یہ بھی اہل حدیث عالم دین تھے یہ مباہلہ 1893ء میں امرتسر کے میدان عیدگاہ میں ہوا تھا۔ مرزا قادیانی اس مباہلے کے نتیجے میں بھی کذاب و دجال ثابت ہوتا ہے کیونکہ مرزا قادیانی 1908ء میں ہلاک ہوا تھا اور صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ نے تقریباً نو سال بعد داعی اجل کو لبیک کہا۔

محترم قارئین! یہ طالب علم عرصہ دراز سے تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد کے پلیٹ فارم سے کام کر رہا تھا کہ برادر محترم علامہ ہشام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ نے تحریک دفاع اسلام و پاکستان کی بنیاد رکھی اور مجھ ناچیز کو تحریک دفاع اسلام و پاکستان کے شعبہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت صوبہ پنجاب کا چیف آرگنائزر نامزد کیا۔ حالانکہ میں اپنی بیماری اور کمزوری کے سبب خود کو اس عہدے کا اہل نہیں سمجھتا لیکن پھر بھی حکم حاکم مرگ مفاجات کے مصداق اس ذمہ داری کو قبول کرنا پڑا۔ تحریک دفاع اسلام و پاکستان کے شعبہ ختم نبوت صوبہ پنجاب کے چیف آرگنائزر ہونے کی حیثیت سے میں نے درج ذیل اہداف منتخب کیے ہیں۔

۱۔ اپنے اکابرین خصوصاً مولانا ثناء اللہ امرتسری، حافظ محمد حسین بٹالوی ابراہیم میر سیالکوٹی اور قاضی سلیمان منصور پوری رحمہم اللہ اجمعین اور عموماً تمام علماء کرام کی کتب کی اشاعت کا اہتمام کرنا تا کہ جن کتب سے نوجوان نسل تو کیا بزرگ علماء بھی نا آشنا ہیں ان کو منظر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عام پر لایا جا سکے۔

۲۔ یونین کونسل کی سطح پر پنجاب بھر میں شعبہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کو منظم کرنا اور یونین کونسل کی سطح تک رد قادیانیت کورسز اور رد الحاد کورسز کا اجراء کرنا۔

۳۔ ہر بڑے شہر میں تربیتی نشستوں کا اہتمام کرنا۔

الحمد للہ زیر نظر رسالے کی اشاعت کے ذریعے پہلے ہدف کی تکمیل کی طرف پہلا قدم بڑھا دیا ہے۔ آپ احباب سے گزارش ہے کہ آئیں ہمارے دست و بازو بنیں اور ان اہداف کی تکمیل میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل کسی بھی اہل حدیث تنظیم یا ادارے نے ان اہداف کو اپنی ترجیحات میں شامل نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ لوگ ہمارے اکابرین کے کام سے ناآشنا رہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے محسن ملت ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ نے انفرادی طور پر اس مشن پر بہترین کام کیا ہے اور اب تحریک دفاع اسلام و پاکستان اور خاتم النبیین اکیڈمی کی طرف سے اس کام کا آغاز کیا گیا ہے۔

آخر میں یہی عرض کرنا چاہوں گا کہ میں ہر ممکن کوشش کروں گا کہ قائد محترم علامہ ہشام الہٰی ظہیر ﷾ کے اعتماد پر پورا اتر سکوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں ریا کاری سے محفوظ فرمائے اور ہماری ان کاوشوں اور کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر بروز قیامت شفاعت محمدی کا حقدار بنائے۔ آمین

العبد الضعیف

عبید اللہ لطیف

ناظم خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد

چیف آرگنائزر شعبہ تحفظ عقیدہ ختم نبوت پنجاب، تحریک دفاع اسلام و پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے مجھے دیکھئے

دیباچہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلّی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔

"مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے۔"

(تریاق القلوب، ص: ۶۸، خزائن، ج: ۱۵، ص: ۲۸۳)

اور ۱۳۲۶ ہجری مطابق ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ جوانی میں آپ کچہری سیالکوٹ میں پندرہ روپے کے محرر مقرر ہوئے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ اول، ص: ۴۳، ۴۴۔ روایت نمبر ۴۹)

بعد ازاں آپ نے تصنیف پر توجہ کی تو اس حالت میں آپ الہام کے مدعی ہوئے۔ یہاں تک کہ ۱۳۰۸ھ میں آپ نے اعلان کیا کہ احادیث شریفہ میں جس مسیح موعود اور مہدی کے آنے کی خبر آئی ہے وہ میں ہوں۔

چونکہ مسیح موعود کے حق میں نبی اور رسول کا لقب بھی آیا ہے تو آپ نے اپنے حق میں نبی کا لقب بھی اختیار کیا۔

آپ نے اپنی مسیحیت موعودہ ثابت کرنے کے لیے دو طریق اختیار کیے۔ ایک نقلی، دوسرا الہامی۔ نقلی سے مراد یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے اس طرح استدلال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ دنیا میں نہ آئیں گے اس لیے جس مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے وہ مثیل مسیح ہے جو مَیں ہوں۔ اور جو مسیح موعود کے ظہور کا مقام دمشق آیا ہے اُس سے مراد قادیان ہے۔

(ازالہ اوہام حاشیہ، ص: ۶۶، ۶۷۔ خزائن، ج: ۳، حاشیہ، ص: ۱۳۵، ۱۳۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الہامی طریق سے یہ مراد ہے کہ آپ نے اپنے دعوے کے اثبات میں کئی ایک الہام شائع کیے جن میں آئندہ زمانہ کے متعلق خبریں تھیں جن کی بابت کہا کہ یہ خبریں مجھے خدا نے بتائیں ہیں جن کا ظہور میری سچائی کا ثبوت ہے۔ (جو افسوس پوری نہ ہوئیں) اسی ضمن میں کئی ایک مسائل میں علماء اسلام سے اُنہوں نے اختلاف کیا۔ علماء اسلام نے ان کے جواب میں بکثرت کتابیں لکھیں۔ خاکسار نے بھی کئی ایک کتابیں ان کے جواب میں شائع کیں جن میں اُن کے دونوں طریقوں پر کافی بحث کی گئی۔ کتابوں کے علاوہ اپنے اخبار ''اہل حدیث'' میں سالہا سال تک اُن کا تعاقب کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اُنہوں نے ایک اعلان شائع کیا جس کا نام ہے:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ''

اس اشتہار میں انہوں نے خدا سے بڑی عاجزی اور الحاح سے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ اس کے بعد وہ جلدی ایک سال ایک ماہ کے بعد اپنی دعا سے فوت ہو کر سارا فیصلہ کر گئے اس آسمانی فیصلہ پر بھی اُن کے اتباع سے مذاکرہ ہوتا رہا۔ آخر انہوں نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ کا دعویٰ اعلان مذکور سے ثابت نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ بفیصلۂ ثالث جیت جائیں تو ہم اُن کو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیں گے۔

چنانچہ مباحثہ بمقام لدھیانہ ہوا جس کا انجام یہ ہوا کہ مبلغ تین سو روپیہ خاکسار نے اُن سے وصول کر لیا۔ لہ الحمد۔

ہندوستانی تو مرزا قادیانی کے حالات اور مقالات سے خوب واقف ہیں مگر عرب اور دیگر بلادِ اسلامیہ کے لوگ بوجہ نہ جاننے اُردو زبان کے اُن کے حالات اور جوابات سے واقف نہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ گر سمجھا تھا کہ بیرونِ ہند اُردو جاننے والے نہیں ہیں، اُنہوں نے اپنے متعلق عربی میں کتابیں شائع کیں جو عربی ممالک میں پہنچیں تو اُن ممالک کے علماء نے حالات دریافت کیے۔ موصوف کے مفصل حالات اور مباحثات تو بہت طول چاہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے بحکم عربی مثل شائقین کے لیے اُن سب میں سے آخری فیصلہ کے متعلق یہ رسالہ اُردو اور عربی میں شائع کیا گیا۔

اللہ سے ڈرنے والے منصف مزاج محققین سے اُمید ہے کہ اس مختصر رسالہ کو بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیں گے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ

امرتسر۔ پنجاب۔ جنوری ۱۹۳۱ء

❁❁❁

فرمان رسول ﷺ

عن جبير بن مطعم رضی اللہ عنہ قال سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ لِی اَسْمَاءَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِی يَمْحُو اللّٰهُ بِیَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِی يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِی لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِیٌّ

(متفق علیہ بخاری الکتاب المناقب باب ماجاء فی اسماء رسول اللہ ﷺ)

"سیدنا جبیر بن معطمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ اللہ میرے ذریعے سے کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ تمام لوگ میرے بعد اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعاوی مرزا

(۱)"میں مسیح موعود ہوں۔"

(ازالہ اوہام، صفحہ:۲۲ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۳، صفحہ:۱۲۲)

(۲)

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پابنبرم

(ازالہ اوہام، صفحہ:۱۵۸ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۳، صفحہ:۱۸۰)

(۳)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، صفحہ:۲۴ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۸، صفحہ:۲۴۰)

خدا نے مرزا جی کو فرمایا:

(۴)"آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔"

(حقیقۃ الوحی، صفحہ:۸۹ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۲۲، صفحہ:۹۲)

مرزا صاحب فرماتے ہیں:

(۵)"خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزار ہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں۔"

(تریاق القلوب، ص:۱۲ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۵، صفحہ:۱۴۰)

(۶) خدا نے مجھے کہا:

"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ"

(حقیقۃ الوحی، صفحہ:۹۹ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۲۲، صفحہ:۱۰۲، تذکرہ صفحہ ۵۲۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا نے مجھے کہا:

"انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون۔"

(حقیقۃ الوحی، صفحہ:۱۰۵ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۲۲، صفحہ:۱۰۸، تذکرہ صفحہ ۴۳۴)

(۸) مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

"خدا نے مجھے کہا:"انت اسمى الاعلى۔"

(اربعین نمبر ۳، صفحہ:۳۴ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۷، صفحہ:۴۲۳، جلد ۱۴ اصفحہ ۴۴۶، تذکرہ صفحہ ۲۷۶)

(۹) مرزا قادیانی کا قول ہے:

"مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ ۔۔۔۔میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینے کا دھواں چھپا نہیں سکتا۔"

(خطبہ الہامیہ، صفحہ:۵۲ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۶، صفحہ ۵۲)

(۱۰) مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ:

"مجھے خدا کی طرف سے دنیا کو فنا کرنے اور پیدا کرنے کی طاقت دی گئی ہے۔"

(خطبہ الہامیہ، صفحہ:۵۶ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۶، صفحہ ۵۶)

(۱۱) "میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہ ہوگا مگر وہ مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔"

(خطبہ الہامیہ، صفحہ:۷۰ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۶، صفحہ ۷۰)

(۱۲) مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

"یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جو اُس پر ہر ایک بلندی ختم ہوگئی۔"

(خطبہ الہامیہ، صفحہ:۷۰ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۶، صفحہ ۷۰)

(۱۳) مرزا جی کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوا در حقیقت وہ میرے سردار خیر المرسلین (ﷺ) کے صحابہ میں داخل ہو گیا۔''

(خطبہ الہامیہ، صفحہ: ۲۵۸، ۲۵۹ مندرجہ روحانی خزائن، جلد: ۱۶ صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے اپنے حق میں فرمایا ہے کہ قصر نبوت کی میں آخری اینٹ ہوں۔ مرزا قادیانی اپنے حق میں لکھتے ہیں:

(۱۴) ''پس اے ناظرین میں وہی آخری اینٹ ہوں۔'' ❶

(خطبہ الہامیہ، صفحہ: ۱۷۸ مندرجہ روحانی خزائن، جلد ۱۶، صفحہ ۱۷۸)

(۱۵)

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

(نزول المسیح، صفحہ: ۹۹ مندرجہ خزائن، جلد: ۱۸، صفحہ: ۴۷۷)

یہ دعاوی سب کے سب گو اعلیٰ مراتب کے ہیں لیکن ہیں تو انسانی درجہ کے۔ اب ہم مرزا قادیانی کا ایک مقولہ اور پیش کرتے ہیں جس سے ان کی شان انسانیت سے ارفع معلوم ہوتی، فرمایا:

(۱۶) ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا

---

❶ عموماً قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ جاری ہے اور اطاعت کی بنا پر انعام کے طور پر نبوت مل سکتی ہے اور نبی بنتے رہیں گے۔ لیکن اس تحریر میں مرزا قادیانی نے واضح کر دیا کہ اب اطاعت کی بنا پر بھی نبی نہیں بن سکتے اور وہ آخری نبی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ یعنی منعم علیہ کی پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ بنا کو کمال تک پہنچا دے پس میں وہی اینٹ ہوں''

(خطبہ الہامیہ، ص: ۱۷۷، ۱۷۸۔ خزائن، ج: ۱۶ ص ۱۷۷، ۱۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ میں وہی ہوں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص: ۵۶۴ مندرجہ روحانی خزائن، جلد: ۵، صفحہ ۵۶۴،
کتاب البریہ صفحہ ۸۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۳)

مرزا قادیانی کے دعوے تو اور بھی ہیں۔ ہمیں ان حوالجات سے یہ دکھانا مقصود ہے مرزا قادیانی نے جو ہمارے ساتھ فیصلہ کے لیے دعا شائع کی تھی اُس کی قبولیت یقینی ہے کیونکہ مرزا قادیانی ایسے رفیع الشان ہونے کے مدعی تھے کہ آپ کی دعا بھی معمولی کسی مریض یا حاجت مند کے لیے نہیں بلکہ حق اور باطل، اہل حق اور اہل باطل میں فیصلہ کرانے کے لیے کافی تھی۔ اس کا قبول ہونا ضروری ہے۔

پس مذکورہ بالا حوالجات کو ملحوظ رکھ کر مرزا قادیانی کا دعائیہ اشتہار ملاحظہ کریں جو نیچے درج ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یستنبئونك احق ھو۔ قل ای وربی انہ لحق۔

"بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔ السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں ان تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھکر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی ہی میں ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشین گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر چہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔ مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت ''لا تقف ما لیس لك به علم '' پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں درحقیقت کذاب، مفسد ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اُٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين ۔ آمين

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مجموعہ اشتہارات جلد:۳،صفحہ:۵۷۸-۵۷۹،ایڈیشن ۱۹۸۹ء)

❁❁❁

ناظرین! اس اشتہار کو مکرر ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے اس میں میرے ذمہ بھی کوئی کام رکھا ہے؟ نہیں۔ محض دعا کے ذریعہ خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ:

''محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔''

اس فقرہ کے بعد اخیر اشتہار میں آپ نے صاف لکھا ہے کہ:

''اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

پس اشتہار کی اندرونی شہادت سے بھی یہی ثابت ہے کہ اس دعا کے متعلق میرا کام کچھ نہیں، نہ میرے اقرار قبولیت کے لیے شرط ہے نہ انکار باعث ردّ۔ بلکہ جو کچھ ہے وہ دعا مرزا قادیانی ہے اور بس۔ یہ تو ہے اشتہار کا نفس مضمون اب ہم بتاتے ہیں کہ اس دعا کے قبول ہونے کا کیا قرینہ ہے۔

پہلا قرینہ: یہ ہے کہ مرزا قادیانی کہتے ہیں:

''مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں گا۔''

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵،ص:۴ مندرجہ روحانی خزائن،جلد:۱۵،ص:۵۱۵)

نیز فرمایا۔ خدا کی طرف سے مجھے الہام ہوا:

''میں تیری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء (برادری) کے متعلق نہیں۔''

(تریاق القلوب،صفحہ:۳۸ مندرجہ روحانی خزائن،جلد:۱۵،صفحہ:۲۱۰)

دوسرا قرینہ: جو خاص اس دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ مرزا قادیان کے الفاظ ہیں:

''ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اُس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا "اجیب دعوۃ الداع" صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں۔"

(کلام مرزا اور بدر ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء۔ ملفوظات، جلد: ۹، صفحہ: ۲۹۸ ایڈیشن ۱۹۸۴ء/ جلد ۵ صفحہ ۲۰۶ ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

پس مرزا قادیانی کی اس دعا میں مرزا قادیانی کی شخصیت اور مرتبت کے علاوہ مرزا قادیانی کا الہام اجیب دعوۃ الداع ملا لیا جائے تو ذرہ بھر اس میں شک نہیں رہتا کہ مرزا قادیانی کی یہ دعا اللہ کے نزدیک مقبول تھی چنانچہ وہ اس دعا کے مطابق ربیع الاول ۱۳۲۶ھ موافق ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ سے انتقال کر گئے۔

❀❀❀

عن ابی ھریرہ قال رسول اللہ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَهُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُونَ قَالَ خُذُو بَيْعَةَ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ

"فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہوتا دوسرا نبی اس کا خلیفہ ہو جاتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی میرا خلیفہ نبی نہیں ہوں گے۔" (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء، حدیث نمبر ۳۴۵۵)

فَإِنَّهُ لَيْسَ كَائِنًا فِيكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِي

"یعنی بنی اسرائیل میں تو یہ سلسلہ رہا کہ نبی کے بعد نبی آتا رہا لیکن میرے بعد کوئی نبی پیدا ہونے والا ہی نہیں۔" (ابن جریر و ابن ماجہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت نوح علیہ السلام اور مرزا قادیان

گو بعد مذکورہ ثبوت (اقرار مرزا اور الہام مرزا وغیرہ) کے کسی چیز کی ضرورت نہیں تاہم بطور مثال ہم حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ پیش کرتے ہیں:

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام میں حضرت نوح علیہ السلام کو ہم نے اس لیے منتخب کیا ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے:

"براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے اور میری نسبت فرمایا ہے۔"وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ۔" یعنی میری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا اور ظالموں کی شفاعت کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کر کہ میں ان کو غرق کروں گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص:۸٦۔ خزائن، ج:۲۱، ص:۱۱۳)

ایک مقام پر لکھا ہے:

"مجھے بارہا خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے میں تیری دعا سنوں گا۔ سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلاتا ہوں اور کہتا ہوں"رب انی مغلوب"

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵، ص:۴ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۱۵، صفحہ:۵۱۵)

چونکہ مرزا قادیانی نے دعا کے موقع پر حضرت نوح علیہ السلام سے اپنی مشابہت بتائی ہے اس لیے ہم نے بھی عنوان بالا میں مرزا قادیانی کے ساتھ حضرت نوح علیہ السلام کو لکھ کر ناظرین کرام خصوصاً پیروانِ مرزا قادیانی کو توجہ دلائی ہے۔ پس وہ سنیں:

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کی طرف کچھ تو مرزا قادیانی نے منقولہ اقتباس میں اشارہ کیا ہے اور کچھ الفاظ ہم نقل کرتے ہیں۔ حضرت ممدوح کی دعا اور اس کا انجام قرآن مجید میں مذکور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا (21) وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا (22) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا (23) وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا وَّلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ إِلَّا ضَلَالًا (24) مِمَّا خَطِيٓئَتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْصَارًا (25) وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا (26)﴾

(نوح: ۲۱ تا ۲۶)

''نوح نے (ہماری جناب) میں عرض کیا کہ اے میرے پروردگار ان لوگوں نے میرا کہا نہ مانا اور ان (نابکار لوگوں) کے کہنے پر چلے جن کو ان کے مال اور ان کی اولاد نے (فائدہ کی جگہ اُلٹا) اور نقصان ہی پہنچایا اور انہوں نے (میرے ساتھ) بڑے بڑے فریب کیے اور (ایک دوسرے کو) بہکایا کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور نہ ودّ (بت) کو چھوڑنا اور نہ سواع کو اور نہ یغوث اور یعوق اور نسر کو اور (یہ لوگ ایسی ایسی باتیں سمجھا سمجھا کر) بہتیروں کو گمراہ کر چکے ہیں اور ایسا کر کہ ان ظالموں کی گمراہی روز بروز بڑھتی ہی چلی جائے (کہ آخر کار مستوجب عذاب ہوں چنانچہ) اپنی ہی شرارتوں کی وجہ سے غرق کر دیے گئے (اور) پھر دوزخ میں ڈال دیے گئے اور خدا کے سوا کوئی مددگار بھی ان کو بہم نہ پہنچے اور نوح نے (اُن کے حق میں یہ بھی) بد دعا کی کہ اے میرے پروردگار (ان) کافروں میں سے (کسی متنفس کو بھی زندہ) نہ چھوڑ (کہ) روئے زمین پر رستا بستا (نظر آئے)۔''

ان آیاتِ قرآنیہ میں ''مما خطیئتهم'' سے ''انصارا'' تک دعا کا نتیجہ ہے یعنی حضرت نوح علیہ السلام نے قوم کی بے فرمانی سے رنجیدہ خاطر ہو کر ان کے حق میں بد دعا کی۔ نتیجہ یہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ وہ غرق کیے گئے اور ان کی وہی حالت ہوئی جو مرزا قادیانی نے قرآن کی آیت میں بتائی ہے کہ خدا نے حضرت نوح علیہ السلام کو فرمایا "میں ان کو غرق کروں گا۔"

ناظرین! اس دعا کو مرزا قادیانی کی دعا کے سامنے رکھ کر پڑھیں۔ تو دونوں دعاؤں کا مضمون ایک ہی پائیں گے کہ اہل کفر و اہل باطل کو ہلاک کر۔ نتیجہ بھی دونوں کا واحد ہوا کہ اہل باطل اہل حق کے سامنے ہلاک ہو گئے۔ فللّٰہ عاقبۃ الامور۔ لہ الحمد۔ خدا کی بڑی شان ہے جو زندہ رکھتا ہے اور مارتا ہے۔

❀❀❀

فرمان رسول ﷺ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي قَالَ: فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى النَّاسِ قَالَ: وَلٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتُ۔ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

(مسند احمد، مستدرک حاکم، صحیح ترمذی ۲۸۲۲ ابواب الرؤیا جلد دوم)

"سیدنا انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ تو میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ کوئی نبی۔ سیدنا انسؓ کہتے ہیں کہ یہ بات لوگوں پر بہت گراں گزری تو آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن مبشرات ہوں گی۔ انہوں نے کہا: مبشرات کیا ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان شخص کا خواب اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعذار اتباع مرزا

معاملہ کتنا ہی صاف ہو مگر حجتی آدمی ہر بات میں حجت پیدا کر سکتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی زمانہ میں کیسی صفائی سے نشانات نمودار ہوتے تھے جن کو قرآن شریف میں بینات اور بصائر کے نام سے موسوم کیا گیا تاہم منکرین کا قول تھا کہ:

''یہ قدیم جادو ہے۔''

اسی طرح مرزا قادیانی کا معاملہ اُن کی دعا سے طے ہو گیا۔ تاہم اُن کے اَتباع نے عذر تراشے اور مجھے مباحثے کا چیلنج دیا۔ میں نے آسمانی فیصلہ کو کافی جان کر چند روز خاموشی اختیار کی تو فتح یاب ہونے پر بعد فیصلہ ثالث تین صد روپیہ انعام کا وعدہ کیا جو میرے کہنے پر جناب مولوی محمد حسن صاحب مرحوم رئیس لدھیانہ (پنجاب) کے پاس امانت رکھوا دیے گئے اور مباحثہ ۱۵/اپریل ۱۹۱۲ء بمقام لدھیانہ مقرر ہوا۔ روئیداد مباحثہ الگ رسالہ ''فاتح قادیان'' کے نام سے مطبوع ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بفیصلۂ مسلمہ ثالث غیر مسلم سردار بچن سنگھ جی پلیڈر کے فیصلہ سے میں مظفر و منصور ہوا اور سہ صد کے بیس پونڈ میں نے وصول کیے۔ لہ الحمد۔

اب تو آسمانی فیصلے کے ساتھ زمینی فیصلہ بھی متفق ہو گیا اس کا نتیجہ چاہیے تھا کہ یہ ہوتا کہ اَتباعِ مرزا تائب ہو کر سنتِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے متبع ہو کر سیدھے سادھے مسلمان ہو جاتے مگر مرزائی اور خموشی

؎ ضدان مفترقان ای تفرق

انہوں نے اس فیصلے کو بھی جھٹلایا اور اپنی طرف سے عذرات تلک شائع کیے۔

عذر اول: یہ کیا گیا کہ یہ دعا محض دعا نہ تھی بلکہ دعا مباہلہ تھی یعنی مرزا قادیانی نے اس دعا کے ذریعہ مولوی ثناء اللہ کو دعوت دی تھی کہ تم بھی اسی طرح کہو تا کہ مباہلہ ہو کر فیصلہ ہو جائے کیونکہ مرزا قادیانی اور مولوی ثناء اللہ میں عرصہ سے مباہلہ کی بابت مکاتبت ہو رہی تھی چنانچہ مرزا قادیانی نے اُن کو کتاب ''انجام آتھم'' میں بشمول علماء کرام دعوتِ مباہلہ دی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اس کے متعلق چھیڑ چھاڑ ہوتی رہی جس کی آخری کڑی یہ اشتہار ''آخری فیصلہ'' ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری متبع مرزا کے الفاظ یہ ہیں:

''مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالمقابل قسم کھانے سے انکار کیا یہاں تک لکھ دیا کہ میں تمہاری قسم کا اعتبار نہیں کرتا تو پھر آپ نے اُس اشتہار میں جس کا عنوان ہے

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' مولوی ثناء اللہ صاحب کو بجائے قسم کھانے کے بالمقابل دعا کے ذریعہ فیصلہ کرنے کی طرف بلایا۔''

(آیۃ اللہ۔ مصنفہ مولوی محمد علی، صفحہ:۱۶)

یہ بھی کہا گیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود بھی اس دعا کا نام مباہلہ رکھا تھا چنانچہ اُن کے رسالہ مرقع قادیانی میں اُن کے الفاظ یہ ہیں:

''ناظرین آگاہ ہوں گے کہ قادیانی کرشن نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔''

(مرقع قادیانی بابت جون ۱۹۰۸ء، صفحہ:۱۸)

پس یہ دعا جب محض دعا نہیں بلکہ دعاء مباہلہ ہے اور مولوی ثناء اللہ نے اس کے جواب میں نہ دعا کی نہ آمین کہی بلکہ اس سے انکار کر دیا اس لیے یہ مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ پس یہ دعا سند اور حجت نہ ہوئی۔

اس کا جواب:...... یہ ہے کہ اس میں شک نہیں کہ مباہلہ باب ''مفاعلہ'' جانبین سے ہوتا ہے یعنی دونوں فریق مقابلہ میں دعا کرتے ہیں مگر باب مفاعلہ کبھی ایک جانب سے بھی آجاتا ہے جیسے عربی میں مثال ہے عَاقَبْتُ اللِّصَّ. میں نے چور کو سزا دی۔ حالانکہ عاقبت مفاعلہ سے ہے۔

میں نے جہاں اس دعا کو مباہلہ لکھا ہے اس کی دو وجہیں ہیں ایک تو اُسی مقام میں مذکور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے جسے اَتباع مرزا نقل نہیں کرتے نہ لکھتے ہیں۔ ساری عبارت یوں ہے:

''مرزا قادیانی کو میرے حق میں دعا کیے ہوئے (جس کو وہ اور اُن کے دام افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں) آج کامل ایک سال سے کچھ زیادہ گزر چکے ہیں۔''

(مرقع قادیانی بابت جون ۱۹۰۸ء، صفحہ:۱۹)

پس میرا اُس دعا کو ''مباہلہ'' لکھنا ایک تو مقابلۂ الزامی تھا۔ دوم ''مفاعلہ'' کے معنی ثانی یعنی جانب واحد کی دعا ہے جس کی مثال خود مرزا قادیانی کی کتب میں بکثرت ملتی ہے۔

مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے مرزا صاحب کے حق میں یہ دعا کی تھی:

''یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع البحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدیٔ کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری کان اللّٰہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیتِ فرقانی کا بنا۔ ''فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ رب العالمین انك علی كل شيء قدیر ، وبالاجابة جدیر۔ آمین''

(فتح رحمانی، صفحہ:۲۶، ۲۷)

یہ دعا محض ایک جانب سے ہے۔ دونوں جانب سے نہیں تاہم اس کو مرزا قادیانی ''مباہلہ'' کہتے ہیں۔ آپ کے یہ الفاظ ہیں:

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنے طور پر مجھ سے مباہلہ کیا اور اپنی کتاب میں دعا کی کہ جو کاذب ہے خدا اُس کو ہلاک کرے۔''

(حقیقۃ الوحی، صفحہ:۲۲۸ مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۲۲، صفحہ:۲۳۹)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

برادارن! جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کے مقدمہ میں فریق مدعی کے گھر سے ایک شاہد گزرا تھا۔ جس پر مقدمہ بحق یوسف علیہ السلام فیصلہ ہوا تھا، میرے مقدمہ میں بھی مرزا قادیانی کے گھر کا ایک معتبر گواہ اُس کا صاجزادہ موجودہ خلیفۂ ❶ قادیان میرا گواہ ہے۔ جنہوں نے میری عبادت میں مباہلہ بمعنی جانبین سمجھ کر میری سخت تردید کی ہے۔ چنانچہ اُن کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت اقدس (مرزا) کی وفات کے بعد ثناء اللہ نے ایک اشتہار دیا ہے اور اس میں لکھا ہے کہ مرزا بوجہ میرے ساتھ مباہلہ کرنے کے ہلاک ہوا اور میری زندگی ہی میں فوت ہو گیا...... یہ شخص اپنی معمولی شوخی کے مطابق اس دعا کا نام مباہلہ رکھتا ہے جس کا انکار بھی کر چکا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت اقدس کے برخلاف مضمون لکھتا ہوا لکھتا ہے کہ مباہلہ اُس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ پر قسمیں کھائیں۔ پھر اسی مضمون میں آگے چل کر لکھتا ہے قسم اور ہے اور مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ (مرزا) جیسے ہی راست گوؤں کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔ اب ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے جب خود ہی یہ فیصلہ کیا ہے کہ مقابلہ پر قسمیں کھانے کا نام مباہلہ ہے اور اس کے سوا کسی اور بات کو مباہلہ قرار دینا راست گوئی کے خلاف ہے اور بالکل جھوٹ ہے تو اب اس کا اس دعا کو جو کہ حضرت صاحب (مرزا) نے شائع کی تھی مباہلہ قرار دینا افتراء نہیں تو اور کیا ہے۔ اس دعا میں نہ تو حضرت صاحب نے قسم کھائی ہے نہ ثناء اللہ نے۔ پھر باوجود اس کے اس کو مباہلہ قرار دینا خود اسی فیصلہ کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرتا ہے۔ پس ناظرین کو چاہیے کہ وہ اس کے مکر اور فریب میں نہ آئیں۔''

(محمود۔ در تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۶-۷۔ صفحہ: ۲۸۴)

❶ قادیانی خلیفہ نمبر 2 میاں محمود ابن مرزا قادیانی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! اس گھر کے شاہد کی شہادت سے صاف عیاں ہے کہ آخری فیصلہ محض دعا سے چاہا گیا تھا مباہلہ سے نہیں۔

شہادتِ مرزا: ......اب میں بیرونی شہادت سے فراغت حاصل کر کے خود مرزا قادیانی کا بیان پیش کرتا ہوں۔

بیان اول: ......خود یہی اشتہار مرزا موجود ہے کیونکہ سارے اشتہار میں ایک لفظ بھی مباہلہ یا مباہلہ کے معنی کا نہیں بلکہ صاف لکھا ہے کہ

"محض دعا سے فیصلہ چاہا گیا"

یہ کافی سے زیادہ ثبوت ہے کہ یہ درخواست محض دعا تھی مباہلہ نہ تھا۔

دوسرا بیان: ......مرزا قادیانی کو میں نے ایک خط لکھا تھا جس کے جواب میں اُن کے مامور محرر ڈاک نے خط لکھا اور قادیانی اخبار بدر میں انہوں نے چھپوا بھی دیا جو یہ ہے:

(نقل خط بنام مولوی ثناء اللہ صاحب)

"آپ کا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳/ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود (مرزا) کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے ۴/ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دے کر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا جبکہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا تاکہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعین عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لیے فرار کی ایک راہ نکالی اس واسطے مشیتِ ایزدی سے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔ اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ ناقرار پانے مباہلہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوخ ہوئے لہٰذا آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔"

(خادم مسیح موعود۔ محمد صادق عفی عنہ قادیان۔ ۵ مئی ۱۹۰۷)

اس میں بھی صاف مذکور ہے کہ سلسلہ مباہلہ ختم ہو کر مرزا قادیانی نے خدا کے اِلقا سے یہ دعا کی تھی۔ اس کو مباہلہ سے جوڑنا مرزا قادیانی کی اس تصریح کے خلاف ہے۔

تیسرا بیان مرزا: مرزا قادیانی کی زندگی میں اخبار بدر قادیاں میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ الفاظ درج تھے:

"حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان کا ایک اشتہار دے دیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔"

(اخبار بدر ۲۲/ اگست ۱۹۰۷ء، صفحہ: ۸ کالم ۱)

اصولِ حدیث کی شہادت:

اصول حدیث میں یہ مسئلہ مصرح ہے کہ جو فعل یا قول حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوا ہو اور آنحضور ﷺ نے اُس پر خاموشی فرمائی ہو اُس کو بھی حدیث مرفوع تقریری (حدیث رسول ﷺ) نام رکھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں قادیانی اخبار میں ایک مضمون چھپے اور مرزا قادیانی اُس پر خاموش رہیں تو بحکم اصولِ مذکور یہ بیان بھی بیان مرزا کہا جائے گا۔

چوتھا بیان: مولوی احسن امروہوی جو مرزا قادیانی کے فرشتہ تھے فرماتے ہیں:

"سلمنا کہ حضرت اقدس نے محض دعا کے طور پر فیصلہ چاہا تھا لیکن اس خط میں صاف لکھا ہوا ہے کہ یہ دعا کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں ہے۔ اس دعا کے وحی اور الہام نہ ہونے کا ابوالوفاء صاحب کو بھی اقرار ہے۔ آگے رہی صرف دعا بغیر وحی اور الہام کے۔ سو حضرت اقدس کا یہ دعا کرنا آپ کی صداقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بڑی پکی دلیل ہے۔ اگر آپ کو اپنے منجانب اللہ ہونے کا قطعی طور پر یقین کامل نہ ہوتا تو ایسے الفاظ سے دعا کیوں کرتے جو اس خط میں مذکور ہیں اور ایسی دعائیں تو حضرت سید المرسلین اور خاتم النبیین کی بھی قبول نہیں ہوئی ہیں۔

کماقال اللّٰہ تعالیٰ "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ"

(ریویو آف ریلیجنز قادیاں، ج:۷، نمبر ۶، ۷۔ بابت جون و جولائی ۱۹۰۸ء، صفحہ: ۲۴۸)

میں کہتا ہوں: جس دعا کو رسول اللہ ﷺ نے موجب فیصلہ قرار دیا ہو اور خدا نے اُس کی قبولیت کا الہام کیا ہو وہ قبول نہ ہوئی ہو، اُس کی مثال یا نظیر کوئی نہیں۔ سچے ہو تو دکھاؤ۔ مرزا قادیانی کا الہام قبولیت کا درجہ پاچکا جیسا کہ پہلے ہم عرض کر آئے۔

بہر حال وجوہِ مذکورہ سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ محض دعا کے ذریعہ تھا مباہلہ سے نہیں تھا۔ میں نے جو اُس کو مباہلہ لکھا تھا وہ الزاماً لکھا تھا۔ نیز اُس کے معنی یکطرفہ دعا کے تھے۔ جانبین سے مباہلہ کے نہ تھے۔ جیسا کہ مفصل ہم بتا چکے ہیں اور شہادتیں بھی پیش کر چکے ہیں۔ فالحمد للّٰہ۔

دوسرا عذر: ...... یہ کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے یہ دعا سن کر منظور نہیں کی۔ بلکہ اپنے اخبار "اہلحدیث" ۲۶/اپریل ۱۹۰۷ء میں صاف لکھا کہ مجھے یہ صورت منظور نہیں نہ کوئی دانا اسے قبول کرسکتا ہے۔

اس کا جواب: ......مرزا قادیانی کے ایک مرید بلکہ (علیٰ قولہ) خلیفہ موعود مولوی عبداللہ تیماپوری (دکن) نے بہت اچھا منصفانہ جواب دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

"جواب دیا جاتا ہے ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہیں کیا۔ کیا مظلوم ❶ کی دعا قبول ہونے کے لیے ظالم کی رضامندی شرط ہوا کرتی ہے۔" (ہرگز نہیں)

(کتاب میزان حشر۔ مصنفہ مولوی عبداللہ تیماپوری، ص:۱۱)

---

❶ مظلوم سے مراد آپ کی مرزا صاحب ہیں اور ظالم سے یہ خاکسار ہے۔ (مصنف)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں: میں نے کسی نیت سے انکار کیا لیکن میرے انکار کا نتیجہ یہ کیوں ہوا کہ عزرائیل بجائے میرے، مرزا قادیانی کے پاس چلا جائے بحالیکہ مرزا قادیانی نے اس اشتہار میں صاف لکھا ہے:

''مولوی ثناء اللہ جو چاہیں لکھیں، اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

تنبیہ: ......ناظرین کرام! ایک بات ابھی آپ کی توجہ میں لانی باقی ہے وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے اشتہار کی ابتدا اور انتہا ملاحظہ فرمائیں۔ شروع میں آیت لکھی ہے:

''يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَق هُوَ قُلْ اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ''

یہ قرآن مجید کی آیت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے

''اے محمد (رسول اللہ ﷺ) آپ سے پوچھتے ہیں یہ قرآن سچ ہے آپ کہیے خدا کی قسم یہ سچ ہے۔''

اس آیت کو مرزا قادیانی نے یہاں محض اس لیے لکھا کہ یہ میری دعا خدا کی طرف سے حق اور فیصلہ کن ہے۔ آخر اشتہار کی دعا یہ ہے:

''رَبَّنَا افْتَح بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ''

یہ دعا شعیب علیہ السلام کی ہے جو مرزا قادیانی نے اہل حق اور اہل باطل میں فیصلہ ہونے کے لیے کی ہے جس کے جواب میں خدا نے الہام فرمایا تھا:

''اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ'' (میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کروں گا)۔

(ملفوظات، جلد: ۹، صفحہ: ۲۶۸ ایڈیشن ۱۹۸۴ء)

وہ ابھی منتظر ہیں............

امت مرزائیہ اپنے کمالِ اعتقاد سے ابھی یہ بات دل میں بٹھائے ہوئے ہے کہ مولوی ثناء اللہ حسبِ دعا مرزا مرے گا۔ چنانچہ حکیم نورالدین خلیفۂ اول قادیان کے زمانہ میں رسالہ ریویو قادیان میں حسرت بھرا مضمون نکلا تھا جس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"ہم تو اس بات کو اب بھی مانتے ہیں کہ حضرت (مرزا) صاحب کی بددعا اس کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی ان شاء اللہ دیکھ لے گا۔"

(محمد علی حال امیر جماعت لاہور اڈیٹر ریویو نمبر ۷ جلد: ۷، صفحہ: ۲۹۸ بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

اس حوالے سے بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ آخری فیصلہ والا اعلان محض دعا تھا۔ مباہلہ نہ تھا۔ اور وہ دعا ضرور قبول ہوئی۔ مگر نتیجہ وہی نکلا جو خدا کے علم میں تھا یعنی ....

"کاذب صادق کی حیات میں مر گیا۔"

باوجود اس کی اُمتِ مرزا کو ابھی انتظار رہے تو اس کا جواب وہی ہے جو قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ﴾ (التوبة: ۹۸)

فالحمد للّٰہ رب العالمین۔

سچ ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
قول کا پکا تھا پہلے مر گیا

❁❁❁

قادیانی کفرِ عظیم

محمد اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے کادیاں میں

(اخبار بدر قادیاں ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناکامیٔ مرزا

مرزا قادیانی نے دعوے تو بڑے لمبے چوڑے کیے مگر اپنا آنا جس کام کے لیے بتایا تھا اُس کام میں کامیاب نہ ہوئے۔ وہ کام کیا تھے بغیر تاویل وتحریف کے اُنہی کے الفاظ میں ہم بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب نے صاف لفظوں میں بتایا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام قومیں ایک اسلامی قوم ہو جائیں گی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لیے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لیے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔

زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قربِ قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لیے اس اُمت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔۔۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے، پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے: ﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ﴾

(چشمۂ معرفت، صفحہ:۸۲،۸۳مندرجہ روحانی خزائن، جلد:۲۳، صفحہ:۹۰۔۹۱)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت میں گو بصیغۂ غائب مضمون ادا کیا ہے لیکن مراد اس سے ذات خاص (مرزا قادیانی) ہے۔اس مضمون کے بتانے کو خود آپ ہی کے الفاظ پیش ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

"میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لیے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے......اور عیسائیوں کے لیے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے۔دنیا اس کو بھول جائے خدائے واحد کی عبادت ہو۔"

(قول مرزا اور الحکم، جلد:۹، نمبر ۲۵-۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء، ۱۳ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ، صفحہ:۱۰)

ان عبارتوں کے ملانے سے مضمون صاف ہو جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وقت دنیا میں اسلام ہی اسلام دین ہوگا باقی سب مٹ جائیں گے۔

ان حوالجات کی تکمیل کے لیے ایک حوالہ اور نا قابل دید و شنید ہے۔

﴿هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ﴾ یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا......"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ، صفحہ:۴۹۸، ۴۹۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد:۱ حاشیہ، صفحہ:۵۹۳)

ان حوالہ جات سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت دنیا میں اسلام ہی اسلام دین ہوگا۔دگر ہیچ۔اسلام بھی زمانۂ صحابہ کے اسلام کا مثیل اور اگر یہ نہ ہو تو اس کا نتیجہ بھی مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں درج کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

"میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ یہ ہے کہ میں عیسٰی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں ۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں ۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی ۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔"

(قول غلام احمد در بدر قادیاں ، ج:۲ نمبر ۲۹ ، ص:۴ ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ۔
منقول از "المہدی" نمبر ۱ ، ص: ۱۴۳ ۔ از حکیم محمد حسین قادیانی لاہوری)

سوال قابل غور: کیا ایسا ہوا؟ اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ۔ کفر پر اسلام غالب ہونے کے بجائے کفر اسلامی بلاد پر غالب آ رہا ہے نہ صرف بلادِ اسلامیہ پر بلکہ قلوب پر بھی کفر کا غلبہ ہو رہا ہے ۔ مسلمانوں میں فسق و فجور شرک اور کفر دین بن رہا ہے ۔ بہت سے فرزندان اسلام داخل کفر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں ذلت اور مسکنت ان پر غالب آ رہی ہے خدا کی پناہ ۔ حالانکہ مرزا قادیانی مسیح موعود بن کر آئے اور آ کر چلے بھی گئے ۔ ایسی حالت میں کوئی عقلمند کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ۔ واقعاتِ صحیحہ کی بنا پر ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے ہیں ۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

اِنَّ فِیْ ذَالِكَ لَعِبْرَۃً لِّاُوْلِی الْاَبْصَارِ

❁❁❁

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

مرزا قادیانی نے اپنی علامات صدق میں ایک علامت ایسی بتائی ہے جس کے ساتھ کل دنیائے اسلام کو تعلق ہے۔ وہ مکہ۔ مدینہ (زاداللہ شرفہما) کے درمیان ریل کا جاری ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں: ''آسمان نے بھی میرے لیے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے۔ اور پیشگوئی آیت کریمہ ''واذ العشار عطلت'' پوری ہوئی۔ اور پیشگوئی حدیث ''ولیترکن القلاص فلا یسعی علیھا'' نے پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اُٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اُس پیشگوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔'' (اعجاز احمد، ص:۲۔ خزائن، ج:۱۹، ص:۱۰۸)

ناظرین خصوصاً حضرات حجاج!

کیا آپ نے سنا، یا سفر حجاز میں دیکھا کہ سفر حج میں اونٹ بے کار ہو گئے اور ریل وہاں جاری ہے؟ (ہرگز ہرگز نہیں) پس جس شخص نے کہا تھا کہ مکہ اور مدینہ میں ریل کا جاری ہونا میری صداقت کی علامت ہے، جب وہ علامت نہ پائی گئی تو وہ کون ہوا؟ بحالیکہ وہ آج سے ۲۲ سال پہلے فوت ہو چکا اور ریل آج تک بھی نہیں پائی گئی۔ اور مدعی آیا اور چلا گیا۔ افسوس......!!

الی اللہ المشتکی علی مایقولون وھقا۔ فاٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ علی رسولہ واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

انا الخادم لدین اللہ

ابوالوفاء ثناء اللہ

من بلدہ امرتسر ۱۳۴۹ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

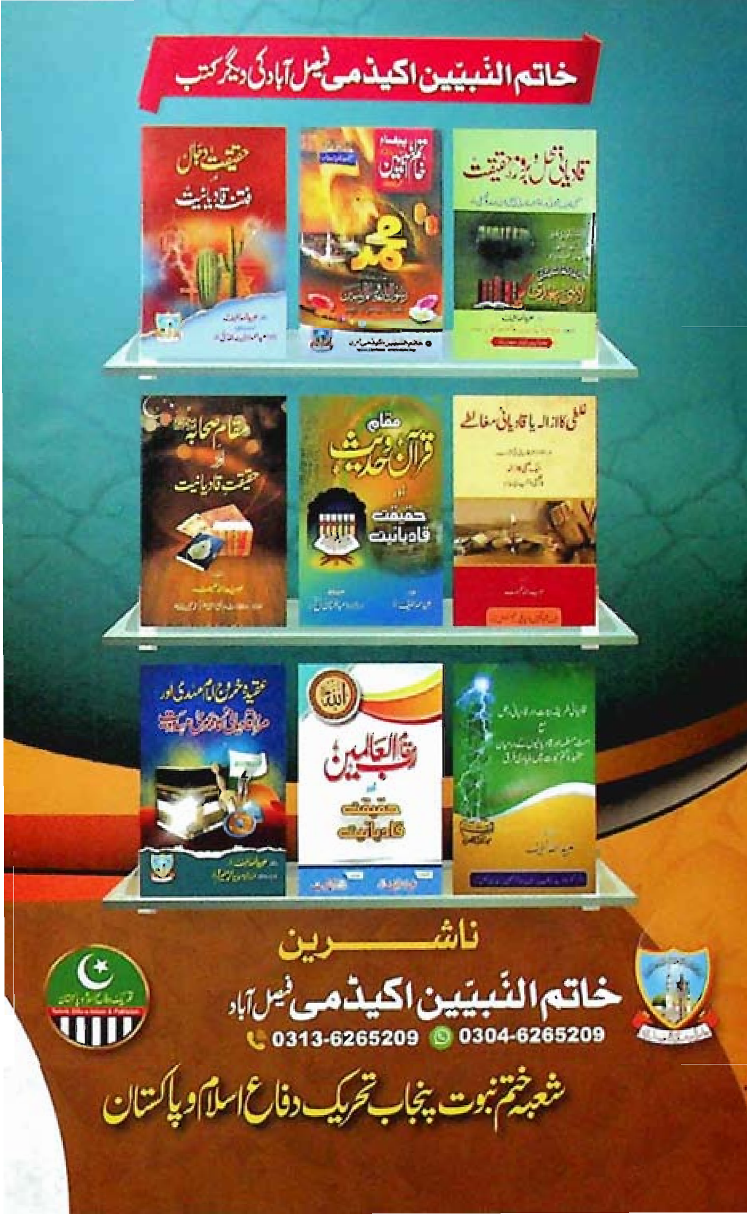

خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد کی دیگر کتب
مقام قرآن و حدیث اور حقیقت قادیانیت
رب العالمین
ناشرین
خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد
0313-6265209
0304-6265209
شعبہ ختم نبوت پنجاب تحریک دفاع اسلام و پاکستان